بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ قطعات

حافظ لدھیانوی

۳۵۰۰
نظم د

مکتبۃ الفوائد فیصل آباد

ساقی ارباب ذوق

PDF BOOK COMPANY

مدد، مشاورت، تجاویز اور شکایات :

Muhammad Husnain Siyalvi
0305-6406067
Sidrah Tahir
0334-0120123
Muhammad Saqib Riyaz
0344-7227224

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعتیہ قطعات

حافظ لدھیانوی

مکتبۃ الفوائد فیصل آباد

جملہ حقوق محفوظ

بارِ اوّل : دسمبر ۱۹۸۱ء

کتابت : صوفی خورشید عالم خورشید رقم

اہتمامِ اشاعت : پروفیسر افتخار احمد چشتی

طباعت : الحمرا آرٹ پریس ہیکلیگن روڈ لاہور

تقسیم کار : بیت الادب ۲۴ جی راجا روڈ گلستان کالونی فیصل آباد

قیمت : ۶۸ روپے

حافظ لدھیانوی کے نعتیہ قطعات

عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبانوں میں نعتیہ شاعری خوب پھلی پھولی ہے حضور نبیؐ کریم کے محب شعرا کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کی جامع فہرست مرتب کرنا محال ہے۔ نامی گرامی شعرا کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے البتہ اگر ان شعرا کی فہرست مرتب کی جائے جنہوں نے اپنے کلام کو نعت کے لیے مخصوص کر لیا ہے تو ان کی تعداد بہت کم رہ جائیگی۔ دورِ حاضر میں اردو کے چند شاعر ایسے بھی موجود ہیں جنہوں نے "نعت" کے سوا اور کسی صنفِ شعر کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ یہ لوگ خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے انسانیت کے محسنِ اعظم کی مدح کو اپنا شعار بنایا ہے اور نفسا نفسی کے اس دور میں نعتِ رسولؐ کے طفیل اطمینانِ قلب سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور زندگی میں اطمینانِ قلب سے بڑھ کر اور کوئی دولت موجود نہیں ہے۔

حافظ لدھیانوی ہمارے عہد کے ایک نہایت اہم نعت گو شاعر ہیں۔ اس سے قبل ان کے دو نعتیہ مجموعے "ثنائے خواجہ" اور "نشیدِ حضوری" شائع ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں "جمالِ حرمین" کے نام سے خاکِ پاکِ حجاز کا ایک سفرنامہ بھی طبع ہو چکا ہے۔ حضور نبیؐ کریم سے یہ محبت اور عقیدت، آپ کی ذات سے یہ روحانی ربط و تعلق قابلِ رشک ہے۔ حافظ صاحب نے جس طرح اپنے کلام کو مدحتِ رسولؐ کے لیے وقف کر دیا ہے اس کی مثالیں ماضی اور حال میں کمیاب ہیں۔

اس مرتبہ حافظ لدھیانوی پھر ایک نعتیہ مجموعے کے ساتھ بزمِ ادب میں جلوہ افروز ہو رہے ہیں مگر ایک "جدت" کے ساتھ۔ نعتیہ شاعری اس سے قبل متعدد اصناف میں ہو چکی ہے۔ قصیدہ، مثنوی، غزل، قطعہ، رباعی اور مسمط کی بعض شکلوں کو بھی نعت گو شعرا نے آزمایا ہے مگر اس سے قبل اردو میں نعت کے

جو مجموعے چھپے ہیں ان میں بالعموم "غزل" ہی کی صنف کو "نعت" کے لیے اختیار کیا گیا ہے بعض شعرائے دو تین مختلف ہیئتوں سے بھی نعتیہ مجموعے تیار کیے ہیں مگر حافظ لدھیانوی پہلے شاعر ہیں جنہوں نے نعتیہ قطعات کا مکمل مجموعہ تخلیق کیا ہے۔ ادب کے مروجہ اسالیب و روایات میں "جدّت" پیدا کرنے والے ہمیشہ یاد رکھے جاتے ہیں کیونکہ "اوّلیات" کا تاریخ ادب میں مسلّمہ مقام ہوتا ہے۔ یقین ہے کہ حافظ صاحب بھی اس جدّت کی بدولت زندہ جاوید ہو جائیں گے۔

کتاب کی ترتیب بڑی سلیقہ مندی سے کی گئی ہے۔ قطعات کو مختلف موضوعات کے تحت یکجا کیا گیا ہے اور ہر موضوع کو ایک الگ باب کی شکل دی گئی ہے۔ اس طرح تمام قطعات گیارہ عنوانات کے تحت گیارہ ابواب میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ پہلا باب دُعا اور حمدِ باری تعالےٰ ہے، دوسرا کعبۃ اللہ، تیسرا ارشاداتِ نبویؐ، چوتھا سیرتِ اطہر، پانچواں ثنائے حبیبؐ، چھٹا اے حبیبِ خدا، ساتواں مدینہ منوّرہ آٹھواں آرزوئے مدینہ، نواں سوز و گداز، دسواں کیفیاتِ حضوریؐ اور گیارھواں بارگاہِ نبویؐ سے رخصت ــــ اگر تمام ابواب کا دقّتِ نظر سے مطالعہ کیا جائے تو ان کا باہمی ربط واضح ہو جاتا ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی نعتیہ مجموعے سے بلند تر چیز ہے۔ مجھے تو یہ مجموعہ ایک منظوم سفرنامۂ حج بیت اللہ نظر آیا ہے۔ جس میں زائرِ حرم کے مشاہدات بھی موجود ہیں اور واردات و کیفیات بھی، یہ روحانی اور مشاہداتی سفرنامہ حافظ صاحب کے پاکیزہ جذبات اور حقیقی مشاہدات کا بیان و اظہار ہے۔ اس میں سوز بھی ہے اور ساز بھی اور بقول علامہ اقبالؒ ع

"مخالف ساز کا ہوتا نہیں سوز"

ان قطعات کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان سے شاعر کی دلی کیفیات پوری طرح واضح ہو جاتی ہیں۔ حضور نبی کریم کی ذات سے محبّت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے

شاعر کو ایک لازوال دلی مسرت اور ایک کیف و سرور عطا کیا ہے۔ چنانچہ تمام قطعات پر یہ کیفیت غالب نظر آتی ہے بلکہ مَیں تو یہ کہوں گا کہ "سوز و گداز" کے عنوان کے تحت مرتّب ہونے والے قطعات میں بھی سوزِ یقین کی کیفیت موجود ہے۔

ان کے لطف و کرم کے ہیں انداز ۔۔۔ مجھ کو بخشا ہے جو دلِ بیتاب
میری پلکوں پہ جگمگاتا ہے! ۔۔۔ ایک قطرہ کہ ہے دُرِ نایاب

جو گنا ہوں پہ اشکبار رہے ۔۔۔ قابلِ رشک ایسی ہستی ہے
سرد ہوتی ہے آتشِ دوزخ ۔۔۔ رحمتوں کی گھٹا برستی ہے

یہ دلِ بیتاب کتنا خوش نصیب ہے جسے ایک بیتابی عطا کر کے دوسری تمام بیتابیوں سے نجات بخشدی گئی ہے۔ یہ اشکباری کتنی سعادت مندی ہے جس سے دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ غرض حضور کی محبت میں بیتابی اور اشک ریزی وجۂ پریشانی نہیں بلکہ باعثِ اطمینان ہے۔ حافظ لدھیانوی کو یہ خزانۂ لازوال حاصل ہو چکا ہے

صنفِ قطعہ ہماری شاعری کی ایک قدیم اور معروف صنف ہے پہلے شعرا کے ہاں طویل قطعات لکھنے کا رواج تھا اور اگرچہ یہ بات مسلّمہ ہے کہ قطعہ کم از کم دو اشعار پر مشتمل ہوتا ہے مگر زیادہ کی کوئی قید نہیں۔ تاہم آج سے ساٹھ ستر برس قبل کے شعرا دو اشعار والے قطعات شاذ ہی لکھا کرتے تھے میرا خیال یہ ہے کہ اردو میں دو شعروں والے قطعات (جنہیں بعض نقاد مربّع قطعات اور بعض رباعی نما قطعات بھی کہتے ہیں) سب سے پہلے علامہ اقبالؒ کے کلام میں باقاعدگی سے ملتے ہیں۔ اس کے بعد اکثر شعرا نے قطعے کو دو اشعار تک محدود کر لیا اور ایک طرح سے اسے رباعی کا متبادل بنا دیا۔ رباعی کے "زحافات" میں جو دقتیں پیش آتی ہیں اور جن سے ہر شاعر عہدہ برا نہیں ہو سکتا وہ ان قطعات میں موجود نہیں۔ علاوہ ازیں رباعی ایک ہی بحر میں (اگرچہ زحافات کی تبدیلی کے ساتھ)

لکھی جاتی ہے اس لیے اس میں تنوع کم ہو جاتا ہے اور بحر کی یکسانیت قدرے اکتا دیتی ہے جبکہ رباعی نما قطعات لکھنے والا کسی بھی آہنگ میں طبع آزمائی کر کے رنگا رنگ اسالیب و اوزان کی مدد سے دلچسپی پیدا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رباعی نما قطعات نے گزشتہ چند برسوں میں رباعی کی حیثیت کو کم کر دیا ہے اور خود اس کی جگہ لے لی ہے۔

حافظ لدھیانوی نے بھی اس نعتیہ مجموعے کو دو شعروں والے قطعات تک محدود رکھا ہے۔ دو شعروں کی حدود میں اسالیب و بحور کا تنوع پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ قطعات کسی ایک وزن یا اسلوب تک محدود نہیں مگر ہر جگہ اوزان خوشگوار اور اسالیب موضوعات سے ہم آہنگ ہیں۔ اکثر قطعات میں اسالیب کی سادگی شاعر کے خلوص کو ظاہر کرتی ہے۔ پُرپیچ اندازِ بیان سے عمداً گریز کیا گیا ہے کہ ان میں تکلف اور تصنّع کا شائبہ موجود ہوتا ہے۔

حافظ لدھیانوی کے قطعات نعتیہ تو ہیں ہی اس کے ساتھ ساتھ جا بجا قرآن و حدیث کے منظوم پارے معلوم ہوتے ہیں۔ اسلامی عقائد اور اقدار کا درس دیتے ہیں اور قاری کے دل میں حضورِ پُرنور کی ذات سے محبت کی جوت جگانے کے ساتھ ساتھ اسے ایک اچھا انسان بنانے پر بھی راغب کرتے ہیں۔

ہے یہ اعجازِ ہادیٔ برحق — دل کدورت سے صاف کر دینا
ہے یہی سنتِ رسولِ خدا — دشمنوں کو معاف کر دینا

خواجہ محمد زکریا

درد سے رُوح آشنا ہو جائے

عشقِ خیرالبشر عطا ہو جائے

ہر نفس میری زیست کا یارب

وقفِ توصیفِ مصطفےٰ ہو جائے

حمدِ باری تعالیٰ

الحمد لله الذي له ما في السمٰوٰت وما في الارض وله الحمد في الاٰخرة وهو الحكيم الخبير ○

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو سب چیزوں کا مالک ہے یعنی وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔
اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا اور خبردار ہے

وَحدَہٗ لاشریک ذات تری
تو ہی سب کا ہے خالق و معبُود
سب کے لب پر ہے حمدِ پاک تری
جو بھی ہے کائنات میں موجُود

(۱۱)

پردۂ شب سے کی سحر پیدا
کیا درخشاں کیا ستاروں کو
کیا چراغاں کیا ہے شاخوں پر
نکہتیں بخش دیں بہاروں کو

تیرے در کے فقیر ہیں سارے

ہے تری ذات قاضیُ الحاجات

تو ہی کرتا ہے رحم بندوں پر

تو ہی دیتا ہے رنج و غم سے نجات

۱۲

تری ہی بادشاہی ہے زمینوں آسمانوں میں

نظامِ روز و شب تیرے اشارے ہی پہ چلتا ہے

ترے ہی دستِ قدرت میں ہے اوجِ اقوامِ عالم کا

ترے فرمان ہی سے بخت کا خورشید ڈھلتا ہے

دل ہے بے چین آنکھ پُرنم ہے
سخت مشکل ہے آخرت کا سفر
تیری ہی ذاتِ پاک ہے ستّار
ہو گناہوں سے میرے صَرفِ نظر

۱۳

مانگتے ہیں تجھی سے سب امداد
کارسازِ جہاں ہے تیری ذات
اَن گنت تیرے لطف کے پہلو
ماورائے خرد ہیں تیری صفات

تو ہی ارض و سما کا مالک ہے

سب کو مطلوب ہے رضا تیری

تو ہی مالک ہے سب خزانوں کا

ساری مخلوق ہے گدا تیری

(۱۴)

فکر عاجز ہے عقل حیراں ہے

کیسا قدرت کا کارخانہ ہے

کبھی رعنائیاں بہاروں پر

اور خزاں کا کبھی زمانہ ہے

نعمتوں کا شمار ہو کیونکر

ہر نفس موجِ کیف و راحت ہے،

مختصر یہ کہ اے کریم مرے

میری ہستی دلیلِ رحمت ہے

۱۵

مانگنا جو بھی ہے خدا سے مانگ

کہ دُعا مغز ہے عبادت کا

عجز محبُوبِ حق تعالیٰ ہے

یہ وسیلہ ہے خیر و برکت کا

ڈال دے عفو کی رِدَا مجھ پر
وقتِ رخصت قریب آیا ہے

تو وہ ستّار جس نے دُنیا میں
میرے ہر عیب کو چھپایا ہے

(۱۶)

تیرے قُربان خالِقِ اکبر
ذرّے ذرّے کو زرنگار کیا

نکہت و نور دے کے مٹّی کو
تو نے پنہاں کو آشکار کیا

تیری قدرت کا آئنہ ہے جہاں

ہر طرف تیری جلوہ فرمائی

نور سے تیرے ہے جہاں روشن

خاک کو بخشدی ہے رعنائی

۱۷

شام تاباں ہے تیرے جلووں سے

ہے سحر تیرے نور سے معمُور

ہے تری ذات مالک و مُختار

اے خدائے کریم و ربِّ غفُور

کعبۃ اللہ

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝

پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کیلئے مقرر کیا گیا تھا وہی جو مکے میں ہے بابرکت
اور جہانوں کیلئے موجب ہدایت ہے

مرکزِ رنگ و نور کعبہ ہے

ہمہ کیف و سُرور کعبہ ہے

ہے جہاں لمحہ نزر اثر پر

لُطفِ ربِّ غفور کعبہ ہے

۲۱

اس زمیں کے شرف کا کیا کہنا

مَولدِ ھادیِ مکرّم ہے

اس پہ سرکارؐ کے ہیں نقشِ قدم

آئنہ دارِ لطفِ پیہم ہے

ہیں ملتزم سے لپٹے ہوئے زائرِ حرم

ہے سیلِ اشک پیشِ خدا مغفرت طلب

ہر اک نفس میں ہے اثرِ کیفِ سرمدی

میری نگاہ میں ہیں دُعاؤں کے روز و شب

۲۲

دیکھنا خانۂ خُدا کی طرف

سلسلہ ہے حسیں عبادت کا

ہے یہ فرمانِ ہادیِ اکرمؐ

کُھل گیا جس سے باب رحمت کا

ہر نفس شادماں ہے کعبے میں

مغفرت کا سماں ہے کعبے میں

زائرینِ کرام پر ہر دم

سایۂ قدسیاں ہے کعبے میں

اُس کے بختِ رسا کا کیا کہنا

جس نے کعبے میں زندگی کی ہے

جھولیاں بھر رہا ہے رحمت سے

لاکھ نیکی ہر ایک نیکی ہے

رحمتِ حق کا دلنشیں منظر

وَحدَہٗ لاشریک کا گھر ہے

اِس کو چُوما ہے میری نظروں نے

یہ سعادت مرا مقدّر ہے

(۲۴)

حَرَمِ کعبہ میں نگاہوں نے

نور و نکہت کا سلسلہ دیکھا

کیسی وارفتگی طواف میں ہے

ہر گھڑی کیف اک نیا دیکھا

نگاہِ طالبِ رحمت اُسی کو تکتی ہے

غلافِ کعبہ سے پیدا ہے دلکشی ایسی

یہی ہے مرکزِ انوارِ خالقِ اکبر

کہاں سے ملتی ہے رُوحوں کو روشنی ایسی

۲۵

کعبۃ اللہ کے تصوّر میں

نُور برسا مرے خیالوں پر

آئنہ بن گئی فضا ساری

وُہ تجلّی تھی خلد سے بڑھ کر

ارشاداتِ نبویؐ

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

عِلم ہر رنگ میں افضل پایا
علم معیارِ فضیلت ٹھہرا
وصف کیا اِس کے بیاں ہوں مجھ سے
عِلم میراثِ نبوّت ٹھہرا

(۲۹)

ہے یہ اعجازِ ھادئ برحق
دل کدورت سے صاف کر دینا
ہے یہی سُنّتِ رسولِ خدا
دشمنوں کو معاف کر دینا

صلۂ رحم تم پہ واجب ہے

رشتہ داروں سے تم کرو نیکی

اِس میں پوشیدہ ہے رضائے اِلٰہ

اِس میں سرکارؐ کی ہے خوشنودی

۳۰

آنکھ نیچی ہو قلبِ پاکیزہ

ڈر خدا کا ہو جسم پر طاری

ہے یہ ارشادِ رحمتِؐ عالم

جُزوِ ایماں کا ہے حیا داری

یہی ایمان کی نشانی ہے

قولِ ہادیؐ ہے زیست کا اسلوب

وُہی بھائی کے واسطے چاہے

جو ہو اپنے لیے اسے مرغوب

۳۱

ہے وہ مقبولِ بارگاہِ خدا

حُسنِ اخلاق میں جو بہتر ہے

وُہی انساں ہے لائقِ تعظیم

جس میں انسانیت کا جوہر ہے

ہے مسلمان کی یہی تعریف
سَروَرِ انبیا نے فرمایا
ہاتھ سے اور زبان سے جس کی
کسی مُسلم نے دُکھ نہیں پایا

(۳۲)

اس میں کوئی نہیں ہے دشواری
ہر مسلماں پہ دین ہے آساں
وہ عبادت خدا کو ہے محبُوب
مستقل جس کو کرسکے انساں

یہ حبیبِ خدا کا ہے ارشاد
اپنے ہمسائے سے کرو نیکی
اِس میں ہے رمزِ عظمتِ انساں
ہے رضا اِس میں ذاتِ باری کی

۲۳

جب کوئی کارِ خیر کرتا ہے
دُور ہوتی ہے اس سے تاریکی
اجر ملتا ہے اُس کو نیّت کا
اُس کو مِلتی ہے دس گُنا نیکی

کی عطا حق نے اس کو عقلِ سلیم
آخرت کی جو فکر کرتا ہے
ہے مقدّر میں اُس کے اجرِ عظیم
اپنے اللہ سے جو ڈرتا ہے

(۲۴)

اپنے مہمان کی کرو عزّت
اپنی قسمت کا تم سے لیتا ہے
تم کو ملتا ہے اس کا اجرِ عظیم
رزق اللہ اُس کو دیتا ہے

سیرتِ اطہر

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝

تم کو پیغمبرِ خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے یعنی اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روزِ قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو

ہر ورَق سیرتِ مطہرؐ کا

حُسنِ انسانیت کا مظہر ہے

آپؐ کا خُلق، آپؐ کی گفتار

عظمتِ آدمی کا جوہر ہے

نُطق جس کا صداقتوں کا امیں

اس کی ہر بات ہے کلامِ خدا

سیرتِ پاک بہرِ نوعِ بشر

منزلِ زیست میں ہے راہنما

ہر ادا اس کی ہے سکوں پرور

راحت افزا پیام ہے اس کا

اس سے ہر ذہن میں اجالا ہے

نقش ہر دل پہ نام ہے اس کا

(۳۸)

اسوۂ پاکِ سیّدِ لولاک

ہر قدم پر ہے نور کی قندیل

جگمگاتا ہے، رہ دکھاتا ہے

آپ کی زندگی کا نقشِ جمیل

جس کی ممکن نہیں نظیر کوئی

وُہ ادا سیرتِ حضورؐ میں ہے

خُلق پر ہے نثار اک عالم

فیض سے اِک جہاں سرُور میں ہے

(۲۹)

سرورِ کائناتؐ کا ارشاد

کاروانِ جہاں کا رہبر ہے

جس سے مِلتی ہے منزلِ مقصود

آپؐ کی سیرتِ مطہّر ہے

وہ بچاتا ہے اہلِ ایماں کو

ہر خرابی سے ہر تباہی سے

ہے محافظ خُدا کے بندوں کا

فقر بہتر ہے بادشاہی سے

چلو نقشِ قدم پر مصطفٰےؐ کے

اِسی میں کامیابی ہے بقا ہے

فلاحِ دین و دُنیا ہے اسی میں

یہی منشورِ آیاتِ خُدا ہے

غلامانِ نبیؐ ممتاز ہیں سارے زمانے میں

مقامِ امتِ سرکارؐ والا سب سے اعلٰے ہے

انہیں حاصل ہوئی خوشنودیٔ پیغمبرِ آخر

انہی خوش بخت انسانوں سے راضی حق تعالٰے ہے

(۴۱)

مثالی ہے وجودِ سیدِ کونین دنیا میں

رہے اعدائے جاں بھی معترف جسکی صداقت کے

علم اونچا کیا جس نے شرافت کا عدالت کا

لبوں پر تذکرے ہیں جس کی رحمت کے عنایت کے

ثنائے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

درد آواز بھی تو ہوتا ہے

رُوح کا ساز بھی تو ہوتا ہے

یوں بھی ہوتے ہیں نعت کے اشعار

ایسا انداز بھی تو ہوتا ہے

نعتِ خیر الانام جب لکھی

جگمگایا خیال کا دامن

فکر کو مل گئی ہیں تنویریں

رحمتوں کا مہک اٹھا گلشن

دل پہ بارانِ نور کا ہے نزول
کس قدر ہے لطیف غم تیرا
تیری مدحت میں روز و شب گزرے
مجھ پہ کس درجہ ہے کرم تیرا

فکر کو بخشدی ہیں تنویریں
درد کو زندگی عطا کی ہے
کیف پایا ہے خلوتِ جاں میں
جب بھی سرکار کی ثنا کی ہے

رشکِ جنّت دیارِ طیبہ ہے

نغمۂ رُوح نامِ پاکِ نبیؐ !

درِ اقدس نگاہ کی معراج

دید ہے جس کی زندگی میری

۴۷

نور سے ہو گئی فضا معمور

لب پہ خیرُ البشرؐ کا نام آیا

ہے بس اک نامِ رحمتِ عالمؐ

مشکلوں میں جو میرے کام آیا

شافعِ حشر کا ثنا خواں ہوں

مَیں ہوں سائل کریم کے در کا

وہی عاصی کی لاج رکھیں گے

مجھ کو غم کس لیے ہو محشر کا

۴۸

دل پہ ہوتی ہے بارشِ انوار

رحمتوں کا ورُود ہوتا ہے

قدُسیوں کے سلام آتے ہیں

جب لبوں پر درُود ہوتا ہے

خامشی بات کرے اشک زباں ہو جائے
خوبیِ بخت سے یہ طرزِ بیاں ملتا ہے
پیشِ دربار نہیں صَوت و صدا کی حاجت
ایسا اندازِ سخن اَور کہاں ملتا ہے

(۴۹)

میرے نغمات میں ہے تابانی
نور و نکہت کا ایک ہالہ ہے
نعتِ محبوبِؐ کبریا کے طفیل
ذہن میں اک حسیں اُجالا ہے

دل کی دھڑکن زبان بنتی ہے
اشکِ غم سے کلام کرتے ہیں
اہلِ دل وقتِ مدحتِ سرکارؐ
کس قدر اہتمام کرتے ہیں

(۵۰)

ہونٹوں پہ مرے نعتِ رسُولِ دوسراؐ ہے
سوئے حرمِ پاک ہے افکار کا دھارا
ہے رحمتِ عالمؐ مرے ہر درد کا درماں
جو مُحسنِ کونینؐ ہے اللہ کا پیارا

مدحتِ مصطفےؐ شعار رہا

یوں بسر کی ہے زندگی میں نے

عنبریں ہو گئی فضا ساری

جب ثنائے حبیبؐ کی میں نے

۵۱

نعت کے زمزمے سُناتے ہیں

مدح میں اک سُرور پاتے ہیں

لے کے جاتے ہیں دولتِ کونین

جو بھی ان کے حضور آتے ہیں

جب مدینے کا ذکر کرتا ہوں

غم و اندوہ بھول جاتے ہیں

سانس لیتا ہوں ان فضاؤں میں

یاد منظر حرم کے آتے ہیں

موت کا آئے جس گھڑی پیغام

لب پہ نعتِ رسولِ پاک آئے

یاد آئے فضا مدینے کی

اِس تصوّر میں دم نکل جائے

مَیں ہوں کیا اور مری بساط ہے کیا
مجھ کو اکثر خیال آیا ہے
نعت گوئی کا مل گیا اعزاز
اس کی رحمت کا مجھ پہ سایا ہے

۵۴

مدحتِ مصطفیٰؐ سے ہُوں سرشار
روح میں اک سرور رہتا ہے
آستانے سے دُور رہ کر بھی
قلب ان کے حضور رہتا ہے

اے حبیبِ خدا

یا اکرم الخلق مالی من الوذ به
سواك عند حلول الحادث العمم
اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں
جس سے پناہ چاہوں حادثۂ عام کے نازل ہونے میں

تو ہے ممدوحِ خالقِ باری

نوریانِ فلک سفیر ترے

اَولیاَ تیرے در کے ہیں خدّام

صاحبانِ حشم فقیر ترے

۵۷

حمد کا آئنہ ثنا تیری

تو ہی شہکارِ ذاتِ باری ہے

قلبِ انساں میں نُطق نے تیرے

اس کی وحدانیت اتاری ہے

تجھ کو معراج کا ملا رتبہ

قابَ قوسین کا ملا اعزاز

تو ہی شہکارِ کبریائی ہے

تجھ پہ ہے خالقِ جہاں کو ناز

۵۸

آج امّت پر ہے دورِ ابتلا

تنگ ہے تیرے غلاموں پر حیات

یا نبیؐ اللہ! رحمت کی نظر

یا رسولؐ اللہ! چشمِ التفات

کون مونس ہے، غم کے ماروں کا

کون غیروں کے غم اٹھاتا ہے

ایک تو درد مند ہے ایسا

بیکسوں کے جو کام آتا ہے

۵۹

میرا اندازِ سخن بھی ہے عنایت تیری

ہے مرے آئینۂ فکر میں صورت تیری

اس گھڑی روح پہ ہوتا ہے نزولِ انوار

جب بھی پڑھتا ہوں احادیث میں سیرت تیری

ہیں فروزاں دلوں کے کاشانے
قلب و جاں میں نکھار ہے تجھ سے
تو ہی تو ہے مرے خیالوں میں
زندگی پُر بہار ہے تجھ سے

ابرِ رحمت ہے ذاتِ پاک تری
تو ہے غمخوار اپنی امت کا
روزِ محشر گناہگاروں کو
آسرا ہے تری شفاعت کا

دردکی ابتدا ہے یاد تری
سوز کی انتہا ہے یاد تری
جانِ عالم ہے ذکرِ پاک ترا
رُوح کا مدّعا ہے یاد تری

شانِ رحمت بیان کیسے ہو
مجھ سے کیا ہو سکے ثنا تیری
تیرے وصّاف انبیائے کرام
مدح کرتا ہے خود خدا تیری

فکر کو نعت کا دیا آہنگ
ذوق کو نغمگی عطا کی ہے
تیرے قربان رحمتِ عالم
لذّتِ آگہی عطا کی ہے

٦٢

بن کے تو سرورِ کونین آیا
انبیا کو بھی ہے چاہت تیری
تجھ پہ قربان متاعِ عالم
شرطِ ایماں ہے محبّت تیری

مجھ گنہگار کا نہیں کوئی

اے رسولِؐ کریم تیرے سوا

ہے تری سمت ہی نظر میری

ہے ترا در ہی آسرا میرا

درد کی لذّتیں اُٹھائی ہیں

شوق کی بستیاں بسائی ہیں

یادِ محبوُبؐ کبریا کے طفیل

راحتیں زندگی کی پائی ہیں

یہ بھی تیری نظر کا ہے فیضان

ہے مری نعت میں جو نور ترا

مَیں کہاں اور کہاں ثنا تیری

اس کرم میں بھی ہے ظہور ترا

۶۴

تیرے نقشِ قدم کی برکت سے

منزلِ زیست میں اجالا ہے

تو نے بخشی ہے دولتِ عرفاں

تو خدا کا حسیں حوالا ہے

ہر گھڑی پیش ہے غمِ تازہ
زندگی کیا ہے غم کا لاوا ہے
اک تری چشمِ التفات آقاؐ
سب کے دُکھ درد کا مداوا ہے

۶۵

ہیں ترے نقشِ قدم راہِ ہدایت کے چراغ
نور سے تیرے ہوا سارا زمانہ روشن
تجھ سے تابندہ ہوئی چاند ستاروں کی جبیں
تیرے فیضان کی مہکار ہے گلشن گلشن

ہر حسیں شکل ہر حسیں شے میں

عکس تیرا ہے نور تیرا ہے

وجہِ تخلیقِ کائنات ہے تو

سارا عالم ظہور تیرا ہے

۶۶

تجھ سے رعنائیاں ہیں عالم میں

تجھ سے ہے ساری کائنات حسیں

نور و نکہت وجود ہے تیرا

اس لیے تیرا کوئی سایہ نہیں

درِ اقدس پہ حاضر ہو گئے ہیں
غمِ جاں کو سہارا مل گیا ہے
نکل آیا ہے گردابِ بلا سے
سفینے کو کنارا مل گیا ہے

میری دنیا حسین ہے تجھ سے
میرے افکار کا جمال ہے تُو
ہے تری نعت میرے فن کا عروج
میرا آئینہ کمال ہے تُو

مدینہ منورہ

من زار قبری وجبت لہ شفاعتی

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت
واجب ہو گئی

سوئے شہرِ طرب رواں ہوں مَیں

ہر قدم میرا کہکشاں پر ہے

میرے بختِ رسا کی ہے معراج

ذرّہ بھی اَوجِ آسماں پر ہے

۷۱

دلوں میں نور کی دنیا ہے آباد

حریمِ سیّدِ ابرارؐ دیکھا

ہر اک آزاد تھا رنج و الم سے

جسے دیکھا اسے سرشار دیکھا

ڈھل گئیں سب کثافتیں جاں کی
ہو گئیں ساری کلفتیں نابود
شہرِ رحمت میں یُوں ہُوا محسوس
پیکرِ رنگ و بُو ہے میرا وجُود

(۷۲)

رُوئے پُر نور مطلعِ تاباں
گردِ نعلین غازۂ ہستی
سر بسر لطف، سر بسر راحت
میرے آقا کی دِلنشیں بستی

ایک ہی آستاں ہے عالم میں
ہم غریبوں کا خستہ حالوں کا
ظلمتیں خود بخود سمٹنے لگیں
شہر جب آگیا اُجالوں کا

۷۳

ہے جس میں پیکرِ اطہر کی جلوہ افروزی
مرے حضورؐ کا وہ شہر رشکِ جنّت ہے
اسی کا لطف و کرم ہے محیطِ کون و مکاں
جو کائنات کا محسنؐ رسولِ رحمتؐ ہے

روح میں تازگی نظر آئی

قلب میں روشنی نظر آئی

شہرِ رحمت میں جس طرف دیکھا

موج اک نور کی نظر آئی

(۷)

نور کی جل اٹھی ہیں قندیلیں

تا بہ حدِّ نظر ہے رعنائی

شہرِ طیبہ کے ذرّے ذرّے سے

دیدہ و دل میں روشنی آئی

ہر گھڑی جس کی ہے جمال افروز

وہ سماں ہے مری نگاہوں میں

ہے وہ رنگیں سفر مدینے کا

گلستاں کھل اٹھے ہیں راہوں میں

۷۵

لِلّٰہ الحمد مَیں نے دیکھی ہے

ایک وادی حسیں نظاروں کی

جس کا ہر نقش ہے بہار افروز

ہے ضیا جس میں چاند تاروں کی

کیا سہانی ہے وادیٔ طیبہ

نور افشاں غبار ہے اِس کا

ہے یہی منزلِ سکُون و قرار

راستہ زرنگار ہے اِس کا

۷۶

رحمتوں کی پھُوار پڑتی ہے

کیف و لطفِ بہار ہوتا ہے

زائرینِ کرام پر ہر گام

کَرَمِ کِردگار ہوتا ہے

کھل گئے رحمتوں کے دروازے
ظلمتِ جاں میں روشنی آئی
دیکھتے ہی دیارِ رحمت کو
ایک خوشبو عجیب سی آئی

45570
26/9/2008

تو نے یثرب کو کر دیا طیبہ
نُور سے بھر دیا فضاؤں کو
خاک کو بخش کر شفا کا اثر
تازگی کی عطا ہواؤں کو

آرزوئے مدینہ

جس سے آجائے نظر گنبدِ خضرا کا جمال
منزلِ زیست سے ایسا کوئی رستہ نکلے

حافظ لدھیانوی

میری نظروں میں ہے جمالِ حرم
اک مہک دل میں بھینی بھینی ہے
مجھ کو ہوتا ہے اِس طرح محسُوس
اِس برس حاضری یقینی ہے

٨١

دلِ بیتاب درد مندی سے
دھڑکنوں کا سلام دیتا ہے
خدمتِ پاک میں بدستِ صبا
آنسوؤں کا پیام دیتا ہے

یوں تصوّر میں جمی بزمِ حرم

پھول بن کر دلِ ویراں مہکا

میری آواز سے خُوشبو آئی

میری سانسوں میں گلستاں مہکا

٨٢

جو بھی لمحے فراق میں گزرے

بندگی میں انہیں شمار کیا

مرحبا یادِ منزلِ طیبہ

رحمتِ حق سے ہمکنار کیا

اشتیاقِ حضورؐ کیا کہنا

زندگی سوز و ساز میں گزری

لِلّٰہ الحمد میری ہر ساعت

آرزوئے حجاز میں گزری

۸۳

ہجر کی کلفتیں اُٹھاتا ہُوں

رنج سے داغ داغ سینہ ہے

شہرِ طیبہ سے دُور ہوں حافِظ

ایسا جینا بھی کوئی جینا ہے

یاد آتی ہے جب مدینے کی

آرزو کتنے رُوپ بھرتی ہے

ہے وُہی اصلِ زندگی حافؔظ

شہرِ طیبہ میں جو گزرتی ہے

(۸۴)

راہِ طیبہ پہ گامزن ہوں میں

ہے نظر میں جمالِ کون و مکاں

اُٹھ رہے ہیں حجاب آنکھوں سے

ہر قدم پر ہے بارشِ عرفاں

ساقیِ اربابِ ذوق

PDF BOOK COMPANY

مدد، مشاورت، تجاویز اور شکایات :

Muhammad Husnain Siyalvi
0305-6406067
Sidrah Tahir
0334-0120123
Muhammad Saqib Riyaz
0344-7227224

برقی کتب

مرکزِ آرزو مدینہ ہے
گلشنِ رنگ و بُو مدینہ ہے
میری ترسی ہُوئی نگاہوں کو
جس کی ہے جستجو مدینہ ہے

(۸۵)

نعت لب پر ہو اشک آنکھوں میں
بیکلی دل کی رنگ لائی ہو
زندگی کی مُراد بر آئے
گر حرم تک مری رسائی ہو

آرزوئے دیارِ رحمت ہے

رُوح رہتی ہے بے قرار مری

کاش اس گلستانِ رحمت کو

دیکھ لے چشمِ اشکبار مری

(۸۶)

رنج و راحت میں روز و شب مجھ کو

یادِ میرِ حجاز آئی ہے

کاش دیکھوں وہ شہرِ نکہتؔ و نور

جس کی مشتاق اک خدائی ہے

دل کی دھڑکن پتہ بتاتی ہے
زندگی کی حسین راہوں کا
خاکِ طیبہ ہے منتہائے نظر
سرمہ ہے جو مری نگاہوں کا

۸۷

یادِ طیبہ میں ہم نے پلکوں پر
اشکِ غم کے دیئے جلائے ہیں
حاضری کا شرف عطا ہو جائے
دل پہ محرومیوں کے سائے ہیں

یہی امیّد ہے نشاط افزا

درِ اقدس پہ حاضری ہوگی

دل سے مِٹ جائیگا غمِ دوری

ان کے قدموں میں زندگی ہوگی

۸۸

تھے لبوں پر وصال کے نغمے

سوز کی مشعلیں جلائی تھیں

تھا عجب کیف راہِ طیبہ میں

جس نے سب کلفتیں بھلائی تھیں

کھُل گئے رحمتوں کے دروازے

راہ میں ہیں سعادتیں کیا کیا

سفرِ شہرِ پاک کیا کہنا

اِس سفر میں ہیں راحتیں کیا کیا

۸۹

یادِ طیبہ میں اشکبار ہُوں میَں

زخمِ ہجراں بہت ہی گہرا ہے

لطف کی اک نگاہ بہرِ خُدا

دل پہ محرُومیوں کا پہرا ہے

ہجر میں کتنے سال بیت گئے

اب اجازت مجھے عطا کیجے

شاق ہے دل پہ صدمۂ دوری

ہو نگاہِ کرم! بلا لیجے

(۹۰)

شامِ غم ایسی تابناک نہ تھی

یہ دلیلِ نزولِ رحمت ہے

شہرِ طیبہ سے دُور ہوں پھر بھی

ہر نفس وصل کی سی راحت ہے

ہر گھڑی ایک ہی تمنّا ہے

ایک ہی آرزو ہے سینے میں

عُمر کٹ جائے شہرِ رحمت میں

موت آئے مجھے مدینے میں

جب نظر آتا ہے شہرِ رحمت

سوچ کا رنگ بدل جاتا ہے

بابِ رحمت پہ نظر پڑتے ہی

وقت نغمات میں ڈھل جاتا ہے

آئینہ بن گیا خیالِ نبیؐ

ایسے یادِ حرم مجھے آئی

مہک اٹھا نفس نفس میرا

اے خوشا شہرِ لطف و زیبائی

۹۲

میری آنکھوں کو ملے نورِ ہُدا

گر مدینے کی زیارت ہو جائے

کب سے محتاجِ کرم ہوں آقاؐ

گوشہ چشمِ عنایت ہو جائے

ہے وہ خوش بخت شخص دنیا میں

جو ہے سائل اُس آستانے کا

اس کے در کے فقیر ہیں سارے

ہے شہنشاہ وہ زمانے کا

۹۴

ہجر میں ہوں اُداس اور تنہا

غم کے ہیں وحشت آفریں سائے

سامنے پھر ہو بارگاہِ نبیؐ

کاش پھر لوٹ کر وہ دور آئے

سوز و گداز

اک اضطرابِ مسلسل غیاب ہو کہ حضور
مَیں خود کہوں تو مری داستاں دراز نہیں

علامہ اقبالؒ

یوں تو ہر ایک پہ ہے چشمِ عنایت ان کی

اپنا اپنا مگر اندازِ بیاں ہوتا ہے

ان کے دربار میں حیرت ہے عبادت حافظؔ

پیشِ سرکارؐ ہر اک اشک دعا ہوتا ہے

۹۷

گوشۂ جاں مہک اُٹھا

دل کا ویرانہ ہوگیا آباد

حرمِ پاک کے تصوّر میں

شادماں ہوگیا دلِ ناشاد

کوئی خاموش کوئی حیراں ہے

سب کا انداز ہے جداگانہ

پیشِ سرکار سر جھکائے ہوئے

کہہ رہے ہیں غموں کا افسانہ

۹۸

یاد آیا مجھے قیامِ حرم

دورِ کیف و سرور یاد آیا

وہ عجب دن تھے وہ عجب راتیں

لطفِ شہرِ حضور یاد آیا

اُن کی جب چشمِ لطف ہوتی ہے

کوئی دُوری کا غم نہیں رہتا

خود کو اُن کے حضور پاتا ہُوں

دُور مجھ سے حرم نہیں رہتا

۹۹

بہت دشوار تھی منزل عدم کی

مرے کام آ گیا اشکِ ندامت

سیاہی دُھل گئی فردِ عمل کی

ہُوئی کچھ اس طرح بارانِ رحمت

گلستانِ خیال بنتی ہے
یاد ان عنبریں فضاؤں کی
میری سانسوں میں ہے مہک اب تک
شہرِ طیبہ تری ہواؤں کی

١٠٠

خامشی بھی کلام کرتی ہے
یوں بھی ہوتی ہے محفل آرائی
تیری یادوں میں اے شہرِ طیبہ
لطف دینے لگی ہے تنہائی

دوریوں میں ہیں قربتیں کیا کیا

دل کے آئینے میں ہے شہرِ نبیؐ

بند کرتا ہوں جب بھی آنکھوں کو

دیکھتا ہوں دیارِ مصطفویؐ

۱۰۱

ہجر ہوتا ہے باعثِ لذّت

درد راحت فزا بھی ہوتا ہے

ہو اگر عشقِ مصطفیٰؐ دِل میں

تلخیوں میں مزا بھی ہوتا ہے

ذہن پر چھا گئی فضائے حرم

دلِ بیتاب ہو گیا شاداب

روح نے کیفِ آگہی پایا

مَیں نے دیکھا ہے اک سہانا خواب

(۱۰۲)

اس کو حاصل ہے دولتِ دارین

اس کا ہر لمحہ جاودانی ہے

جسے نسبت ہے رُوحِ عالم سے

ایسا انسان غیر فانی ہے

اس طرح آئی حضوری کی نوید

مہک اٹھا مرا غم خانۂ جاں

شاید آئی ہے مدینے سے نسیم

لطفِ سرکارؐ میں تیرے قرباں

۱۰۳

یاد آیا وہ دیارِ رحمت

درد کی بات زباں پر آئی

میرے اشعار میں ڈھل کر نکلی

میرے اندازِ بیاں تک آئی

جو گناہوں پہ اشکبار رہے

قابلِ رشک ایسی ہستی ہے

سرد ہوتی ہے آتشِ دوزخ

رحمتوں کی گھٹا برستی ہے

۱۰۴

ایک اک لمحہ زندگانی کا

شوق کے قافلوں میں رہتا ہے

دل مُسافر ہے راہِ طیبہ کا

درد کی منزلوں میں رہتا ہے

درد دیتا ہے چٹکیاں دل میں

اشک یادوں کی اک نشانی ہے

دُور ہوں اُن کے آستانے سے

زندگی دُکھ بھری کہانی ہے

(۱۰۵)

لذّتِ سوز بھی عطا ان کی

دردمندی بھی ہے کرم ان کا

اس کو حاجت نہیں کسی شے کی

ہے مقدّر میں جس کے غم ان کا

اُن کے لطف و کرم کے ہیں انداز
مجھ کو بخشا ہے جو دلِ بیتاب
میری پلکوں پہ جگمگاتا ہے
ایک آنسو کہ ہے دُرِ نایاب

(۱۰۶)

مجھ کو بخشش کا مِل گیا مژدہ
اشکِ غم میرے کام آئے ہیں
ہُوئی مقبُول آہِ نیم شبی
رحمتوں کے پیام آئے ہیں

پھر حضوری کا دَور یاد آیا

آج پھر کیفیت ہے سیمابی

میری آنکھوں میں اشک بھر آئے

بڑھ گئی اور دل کی بے تابی

(۱۰۷)

در و بامِ حرم کا ہر منظر

کیف بن کر دلوں میں رہتا ہے

دل مُسافر ہے راہِ طیبہ کا

لُطف کی وادیوں میں رہتا ہے

کوئی نیکی نہیں میرے پلّے
عُمر ناکام ہوئی جاتی ہے
سفرِ راہِ عدم ہے درپیش
زیست کی شام ہُوئی جاتی ہے

(۱۰۸)

منکشف حال ہے سب کا اُن پر
آپؐ کو سب کی خبر ہوتی ہے
اُن کی ہی چشمِ عنایت کے طفیل
ہم غریبوں کی بسر ہوتی ہے

ہے لقب اُس کا رحمتِ عالم

دردمندوں کا جو سہارا ہے

اشک نے دی ہے پھر صدا اسکو

درد نے پھر اسے پکارا ہے

(۱۰۹)

صبح روشن ہے ان کے جلووں سے

شام یادوں سے گل بداماں ہے

ذکرِ محبوبِ کبریا سے مری

منزلِ زیست میں چراغاں ہے

کیفیاتِ حضوری

کھڑا ہُوں کب سے محرابِ حرم کے سامنے دانشؔ
نظر رہ رہ کے اُٹھتی ہے مگر دیکھا نہیں جاتا

اِحسان دانشؔ

زندگی کو شعور ملتا ہے

رُوح کو اک سرُور ملتا ہے

آستانِ حبیبِ عالم پر

جو بھی مانگو ضرُور ملتا ہے

(۱۱۴)

عنبر افشاں سحر نظر آئی

منظرِ شام کیف زا دیکھا

جس کے ذرّے ہیں رشکِ خورشید

ہم نے وہ شہرِ پُرضیا دیکھا

سیّد المرسلینؐ کے روضے پر

حاضری کا شرف نصیب ہُوا

جسم پر کپکپی سی طاری تھی

جب مواجہ کے مَیں قریب ہُوا

(۱۱۴)

لاج رکھ لی ہے میرے اشکوں کی

درد کی آبرو بڑھائی ہے

سوزِ عشقِ نبیؐ ترے قرباں

حرمِ پاک تک رسائی ہے

چند آنسو تھے دیدۂ تر میں
جنہیں دربارِ پاک میں لایا

رحم کر مجھ پہ اے حبیبِ خدا!
ہے یہی عمر بھر کا سرمایا

ملا ہے گوہرِ مقصود مجھ کو
متاعِ زندگانی مل گئی ہے

ملی ہے جب سے اس در کی غلامی
حیاتِ جاودانی مل گئی ہے

کیف ہوتا ہے میری نس نس میں

نامِ اقدس جو لب پہ آتا ہے

ان کی یادوں کے نُور سے حافظ

دل کا آئینہ جِھلملاتا ہے

(۱۱۶)

ناز ہے مجھ کو اپنی قسمت پر

مَیں نے دیکھا ہے قریۂ مہتاب

جس کا ہر نقش ہے جمال افروز

جس سے قلب و نظر ہوئے شاداب

دیکھ کر روضۂ حبیبِ خدا

اور ہی کیفیت ہوئی دل کی

عالمِ وجد میں ہے جانِ حزیں

سامنے روشنی ہے منزل کی

ہر قدم پر ہے بارشِ رحمت

قدسیوں کا ہے صبح و شام نزول

مرحبا ارضِ پاکِ مصطفویؐ

ہے مقدّس ترے دیار کی دھول

دلِ مہجور کیوں پریشاں ہے

سامنے ہے کرم کا دروازہ

کس قدر غمگسار ہیں سرکارؐ

غیر ممکن ہے اس کا اندازہ

۱۱۸

وجہِ تسکیں ہے روضۂ اطہر

دیدنی ہے حرم کا نظّارہ

آنکھ محوِ جمال رہتی ہے

اس کا ہر نقش ہے جہاں آرا

دیکھتے ہی جمالِ شہرِ نبیؐ
ہو گئی گم نظر فضاؤں میں
آج بھی ہے نفس نفس خوشبو
کیفیت تھی عجب ہواؤں میں

رات دن تھا سُرور کا عالم
کیف میں زندگی گزرتی تھی
سامنے تھا حرم کا نظّارا
رُوح میں روشنی اُترتی تھی

حاضری کا شرف ملا جب سے

روح میری حرم میں رہتی ہے

ہر گھڑی میری زندگانی کی

ایک شاداب غم میں رہتی ہے

(۱۲۰)

کس قدر دلنشیں ہے شامِ حرم

منظرِ صبح کیا سہانا ہے

نور سے اس کے ہے جہاں معمور

موجِ الطاف جاودانہ ہے

یہ روضہ ہے حبیبِ کبریا کا
ہے جلوہ گاہ یہ خیر البشر کی
یہاں ہر اک کو ملتی ہیں پناہیں
یہی منزل ہے اربابِ نظر کی

(۱۲۱)

ہجر کے دن بھی ہم نے دیکھے ہیں
لذّتِ درد بھی اٹھائی ہے
آنکھ دیدار سے ہوئی سرشار
زیست میں وہ گھڑی بھی آئی ہے

قلبِ مضطر کو مل گیا ہے سکوں

روحِ بیتاب کو قرار آیا

جو بھی پہنچا حضورؐ کے در پر

مست و سرشار و کامگار آیا

روکشِ خلد تھا جمالِ حرم

حیرت افروز تھا یہ نظّارا

دل پہ بارانِ نور ہوتی تھی

آنکھ کو دید کا نہ تھا یارا

سبز گنبد پہ بارشِ انوار

صُبح دیکھی ہے شام دیکھی ہے

ہم نے ہر سمت شہرِ طیبہ میں

رحمتِ حق مدام دیکھی ہے

۱۲۳

آستاں جب قریب ہوتا ہے

ایک منظر عجیب ہوتا ہے

سبز گنبد کو دیکھنے والا

کس قدر خوش نصیب ہوتا ہے

اور ہی رنگ ہے نگاہوں میں
اور ہی کیفیت ہے سینے کی
ہیں عبادت میں لذّتیں کیا کیا
برکتیں ہیں یہ سب مدینے کی!

(۱۲۴)

ہوئی بختِ رسا سے باریابی
سکونِ دل میسّر آگیا ہے
ملی تپتے ہوئے جسموں کو راحت
سروں پر ابرِ رحمت چھا گیا ہے

مری خوش بختئ معراج دیکھو

بلایا ہے رسولِ ہاشمیؐ نے

چمک اٹھا ہے قسمت کا ستارا

ہوئے تابندہ اشکوں کے نگینے

(۱۲۵)

آستانِ حضورؐ پر ہم نے

سب کے دامن بھرے ہوتے پائے

ان کی شانِ سبحان تعالیٰ اللہ

شاد کام آئے، بامراد آئے

مصدرِ لطف ہے دیارِ نبیؐ

دل کی تسکیں ہے روح کا آرام

سایہ افگن ہے اس کا ابرِ کرم

صُبح رنگین ہے، نگاریں شام

حضوری ہے علاجِ قلبِ مضطر

کوئی جاں وقفِ رنج و غم نہیں ہے

نظر شاداب ہے دیدِ حرم سے

کسی کو فکرِ بیش و کم نہیں ہے

دیکھ لوں میں بھی جنّت الفردوس
اِذن مل جائے گر حضوری کا
راحتِ وصل ہو نصیب مرے
زخم سِل جائے کاش دُوری کا

(۱۲۷)

آ گئے ہیں حضورِ رحمت میں
ذہن سے دُھل گئی ہے گردِ ملال
چھوڑ آئے ہیں شامِ ہجراں کو
ہو گیا ہے طلوعِ صبحِ وصال

رُوحِ مضطر کو مل گئی راحت

جانِ بیتاب نے سکوں پایا

بارگاہِ رسُولِ اکرمؐ میں

خواہشِ دِل سے بھی فزوں پایا

۱۲۸

درِ رحمت پہ جو بھی آتا ہے

گوہرِ اشک ساتھ لاتا ہے

یہ وسیلہ ہے جو بوقتِ ثنا

پیشِ سرکارؐ کام آتا ہے

سرورِ دیں کے آستانے پر

ہر کوئی جاں نثار آتا ہے

مشعلِ جلوہ گاہِ طیبہ پر

عشق پروانہ وار آتا ہے

۱۲۹

قیامِ شہرِ نبیؐ تھا عجب نشاط انگیز

گزارے ہم نے کئی روز و شب مدینے میں

سرور و کیف کا حاصل ہے وہ فضائے حسیں

جھلکتی ہے جو مرے دل کے آبگینے میں

سامنے ہوتا ہے جب شہرِ نبیؐ کا منظر

شامِ غم صبحِ مسرت میں بدل جاتی ہے

بھول جاتی ہے غمِ ہجر کی تلخی حافظ

دور تک نور کی برسات نظر آتی ہے

۱۳۰

شہرِ طیبہ کی حسیں راہوں پر

ہم نے رحمت کے خزانے دیکھے

عہدِ اسلاف نظر سے گزرا

جب بھی وہ نقش سہانے دیکھے

بارگاہِ نبوی سے رخصت

وقتِ رخصت عجیب تھا منظر
درِ اقدس بچشمِ نم دیکھا
اک قیامت گزر گئی جاں پر
مُڑ کے جب جانبِ حرم دیکھا

حافظ لدھیانوی

چھوڑ کر جا رہا ہوں شہرِ نبیؐ

دن جدائی کا آن پہنچا ہے

اشک ڈھلکا ہے میری آنکھوں سے

درد آئینہ بن کے چمکا ہے

آخری شب ہے شہرِ رحمت میں

کوچ ہے صبحدم مدینے سے

وہ کہ میرے نبیؐ کا مسکن ہے

جس کے ذرّے ہیں آبگینے سے

الوداع اے مقامِ نکہت و نور

الفراق اے متاعِ دیدہ و دل

آخری ہے نگاہ روضے پر

دید جس کی ہے زیست کا حاصل

(۱۳۴)

ہے سلام آخری مواجہ پر

میری نظروں میں ہے رہِ غم دوری

مرکزِ نور سے جُدا ہو کر

خوں رُلائے گا دردِ مہجوری

نھے نگاہوں میں جلوہ ہائے حرم

وقتِ رُخصت عجیب تھا منظر

جھلملانے لگے ستارے سے

میری بوجھل اُداس پلکوں پر

حادثے یوں تو روز ہوتے ہیں

حادثہ یہ عظیم ہے سب سے

کیسے گزریں گے ہجر کے لمحات

مجھ کو یہ اضطراب ہے کب سے

رخصت اے وادیٔ سکون و قرار!

الوداع اے دیارِ کیف و سرور

دل دھڑکتا ہے آنکھ پُرنم ہے

چھوڑ کر جا رہا ہوں شہرِ حضورؐ

سحر ایسی نصیب کب ہو گی

دل کی تاریکیاں جو دُور کرے

اِن فضاؤں کو چھوڑ جانا ہے

کیا مرا قلبِ ناصبُور کرے

صلوا علیہ وآلہ

ممتاز مداح رسولﷺ منفرد نعت گو جناب حفیظ تائب کا یہ نعتیہ مجموعہ سوز و گداز کی قندیلوں سے تابندہ ہے۔ **صلوا علیہ و آلہ** لہجے کی دردمندی، نیازمندی کے آداب اور اشتیاق حضوری کا آئینہ دار ہے۔ سیرت مشن پاکستان لاہور کے اس آدم جی انعام یافتہ نعتیہ مجموعہ کی اشاعت اردو نعت میں گراں قدر اضافہ ہے۔

ہدیہ بیس روپے

★

ثنائے خواجہ

جناب حافظ لدھیانوی نعت گوئی میں اہم مقام رکھتے ہیں، **ثنائے خواجہﷺ** کا دوسرا ایڈیشن اس کی مقبولیت کی تابندہ مثال ہے۔ حافظ لدھیانوی بارگاہ رسالت میں ہدیہ پیش کرنے کا انداز منفرد ہے، حافظ لدھیانوی نے نعت کو غزل کا اسلوب دے کر صنف نعت میں حسین باب کا اضافہ کیا ہے۔

ہدیہ بیس رو...

★

نشید حضوری

نشید حضوری کو ۱۹۷۹ء کا بہترین مجموعہ قرار دیا گیا ہے سیرت مشن پاکستان کا یہ انعام یافتہ مجموعہ درد مہجوری **اور** کیفیات حضوری کا دلکش مرقع ہے۔ **نشید حضوری** کی ہر نعت مدحت مصطفیٰﷺ کے دل گداز پہلو لئے ہوئے ہے۔ جناب حافظ لدھیانوی نے جذبات کو گویائی، کیفیات کو زبان اور شوق کو حسن بیان عطا کیا ہے۔

ہدیہ بائیس روپے